مسئلہ علمِ غیب پر ایک عام فہم علمی و تحقیقی کتاب

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

تصنیف

مجددِ دین و ملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

مجلس رضا مرکزی

مسئلہ علمِ غیب پر ایک عام فہم علمی و تحقیقی کتاب

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

MARKAZI MAJLIS-E-REZA

مجلس رضا مرکزی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سلسلہ اشاعت نمبر 6

نام کتاب ---------- خالص الاعتقاد ۱۳۲۸ھ

مصنف ---------- مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع ---------- علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صفحات ---------- 64

تاریخ اشاعت ---------- شوال المکرم ۱۴۳۵ھ / بمطابق 2014ء

تعداد ---------- دو ہزار

ناشر ---------- مرکزی مجلس رضا لاہور

شائقین مطالعہ 25 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

B-19 جاوید پارک شاد باغ لاہور

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

حرفِ آغاز

اعلحضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تمام تصانیف علوم ومعارف کا سرچشمہ ہیں۔ ہر کتاب میں تحقیق وتدقیق کے دریا موجزن ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس کے تمام گوشوں کو اس طرح واضح فرمایا جس کی نظیر نہیں ملتی۔

لیکن بایں ہمہ عالمانہ اندازِ تحریر کی وجہ سے عوام تو عوام آج کل کے خواص کو بھی ان کتابوں سے کماحقہ، استفادہ دشوار ہے۔ لہٰذا ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ تصانیف مبارکہ کو ضروری تشریح اور ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے اور طویل مضامین کو ذیلی عنوانات پر تقسیم کر دیا جائے تاکہ استفادہ آسان ہو اور جو گنجہائے گراں مایہ ان صحائف میں نہاں ہیں ہر خاص وعام کے لیے ان کا حصول ممکن ہو جائے۔ ساتھ ہی ساتھ طباعت وکتابت حتی الوسع بہتر ہو، تاکہ حسن معنوی کے ساتھ حسن صوری بھی پیدا ہو جائے، لیکن کبھی اس کی توفیق نہ ہو سکی اور نہ اسباب ووسائل ہی فراہم ہوئے کہ یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو۔

اب محبّ گرامی جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب خوشتر کی سعئ پیہم کے باعث "سُنّی رضوی اکیڈمی" (ماریشس) کی جانب سے یہ کام شروع ہوا تو موصوف نے یہ ذمّہ داریاں مجھ پر ڈال دیں۔ بہر حال عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مولائے کریم کامیاب فرمائے۔ آمین!

کتاب کی امتیازی خصوصیات

پیشِ نظر کتاب ادارۂ مذکور کے سلسلۂ اشاعت کی پہلی کڑی ہے جس میں مجدد اعظم ۱۳۴۰ھ نے ایک سو بیس ۱۲۰ دلائل سے علمِ غیب کا اثبات فرمایا ہے اور منکرین کے غلط پروپیگنڈہ اور باطل افتراؤں کا رد کیا ہے۔

اس کتاب میں بہ نسبت دیگر کتب ورسائل کے اندازِ بیان زیادہ سلیس اور عام فہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت سیّد حسین حیدر میاں صاحب مارہروی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے خطوط کے جواب میں بطور مراسلہ لکھی گئی ہے۔ موصوف کو بعض دیابنہ کے افترآت سے تشویش ہوئی تو تحقیق کے لیے خطوط روانہ کیے جس کے جواب میں یہ رسالہ معرض وجود میں آیا۔

دوسری خصوصیات اس کی یہ ہے کہ علمِ غیب کے بارے میں اہلسنّت وجماعت کے مسلک کو جس قدر تفصیل سے یہاں بیان کیا ہے دوسری جگہ شاید نہ ملے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ منکرین علم غیب کا حکم فقہی بھی بہت واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور انکار کی حدود متعین کر کے ہر حد کا حکم شرعی الگ بیان کر دیا گیا ہے۔

چونکہ یہ رسالہ عرصہ سے کمیاب تھا اس لیے پہلے اسی طرف توجہ ہوئی اس کے فوراً بعد انشاء المولیٰ الکریم ایک غیر مطبوعہ رسالہ "مسائل معراج" منظرِ عام پر آئے گا اس سلسلہ میں کام جاری ہے۔

خالص الاعتقاد کے بارے میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ مصنف موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکثر جگہ عربی عبارات کا ترجمہ خود ہی فرما دیا ہے جہاں باقی تھا اقتضائے حال کے پیش نظر وہاں میں نے کر دیا ہے اور امتیاز کے لیے لفظ "مترجم" لکھ کر اس طرف اشارہ کر دیا ہے اور بعض جگہ حسب ضرورت حاشیہ پر مشکل الفاظ کے معانی، جملوں کی تشریح، آیات قرآنیہ اور دیگر کتب کے حوالہ جات تحریر کر دیئے ہیں۔ رہا طباعت کا اہتمام اور کتابت کی تصحیح وغیرہ تو یہ کام عزیزم مولوی قاری عرفان الحق سلمہٗ (فاضل دار العلوم منظر اسلام) نے انجام دیا مولائے کریم انہیں اور جملہ معاونین سُنّی رضوی اکیڈمی کو جزائے خیر دے آمین!

نیاز آگیں

تحسین رضا غفرلہٗ، صدر المدرسین دار العلوم منظر اسلام

محررہ ۱۴ر شوال المکرم ۱۴۰۱ھ/۱۵ر اگست ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظۂ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولانا مولوی سیّد حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ۔

بعد تسلیم و آداب خادمانہ عارض (۱) حضرت والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالیٰ نے اللہ عزوجلا و حضور پرنور سیدالانبیاء علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثناء کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ بکے، لکھے اور چھاپے جن پر علمائے علماء عرب و ہند نے انکی تکفیر کی۔

کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصہ فوائد فتاویٰ حاضر خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اوّلین تمہید ایمان و خلاصہ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالت اضطراب و پیچ و تاب ہے بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے۔ پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو سے بحث بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں مگر اصل بحث کا جواب دینا درکنار اس کا نام لیتے ہول کھاتے ہیں۔

بدگویوں میں مرتضیٰ حسن چاندپوری دیوبندی اور انکے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی طرح غل مچانے، بحثیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے انکو پہنچے ہوئے ہیں۔ ان سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور۔ یہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیاز مانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسل خدمت ہیں اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیر طبع ہیں بعد طبع بعونہٖ تعالیٰ ان سے کہدوں گا کہ ارسالِ خدمت اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصر عرض کروں کہ بعونہٖ تعالیٰ اظہار حق و ابطال باطل کو بس ہوں۔

امرِ اوّل

مخالفین کی افترا پردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا اور رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں نے ادھر یہ مکر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے۔ یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال[1] لگا سکیں۔

اس کے لیے مسئلہ علم غیب میں افترا چھانٹنے شروع کیے:

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم 'ذاتی' بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے صرف قِدَم و حُدوث کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثنا ذات وصفاتِ الٰہی باقی تمام معلوماتِ الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ اُمورِ غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔

حالانکہ اللہ واحد قہّار دیکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشقیاء کا افترا ہے۔

سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کونسا جُملہ، فقیر کے کس رسالے، کس فتوے اور کس تحریر میں ہے؟

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ○ فاذ لم یاتوا بالشھدآء فاولٓئک عند اللہ	ترجمہ: تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ جھوٹ، بہتان وہی باندھتے ہیں جو

---

[1] گمراہی

هم الکٰذبون ۰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون[1] ۰ | اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں (کنز الایمان)

یہی بہتانات لوگوں کے سامنے بیان کر کے ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ان کا پریشان ہونا حق بجانب ہے۔ اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے مفتریانِ کذّاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے اِستفتا کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا ردّ و ابطال میں کرتا۔

فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ "الدولۃ الملکیہ بالمادۃ الغیبیۃ"[2] اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نُقُول علمائے کرام مکّہ نے لیں۔ اس میں ان تمام خرافات کا ردّ صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کل، یا بعض پر جو عالم مخالفت کرے یا ردّ لکھے وہ ردّ و خلاف حقیقۃً انہیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا نہ اس پر جوان اکاذیب[3] سے بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی بَری ہے جیسے وہ مفتریان کذاب دین و حیا سے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[3] | اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت والا کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اگر براہِ کرم قدیم ولطفِ عمیم یہاں تشریف فرما ہو کر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جس پر مولانا تاج الدین الیاس و مولانا عثمان بن عبد السلام مفتیان مدینہ منورہ کی اصل تقریظات ان کی مہری و دستخطی موجود ہیں، نظرِ انور سے گزاروں گا۔

فی الحال اس کی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائے گا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و بادر ہوا ہیں جس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بد باطن کہے اہل سنّت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرّا اور صدیقہ طاہرہ رضی اللہ

---

[1] سورۃ البقرہ پ ۱ ع ۱۳ آیت ۱۱ [2] سورۃ النور پ ۱۸ ع ۸ آیت ۱۳ [3] سورۃ النحل پ ۱۴ ع ۲۰ آیت ۱۰۵

[2] مصنفہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء [3] سورۃ الشعراء پ ۱۹ ع ۱۵ آیت ۲۲۷ [4] بے اصل، جھوٹے

تعالیٰ عنہا پر بہتان اُٹھانا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین میرے رسالہ کی نظر اوّل[1] میں ہے۔

(۱) العلم ذاتی مختص باالمولیٰ سبحنہ وتعالیٰ لا یمکن لغیرہ و من اثبت شیئا منہ ولو ادنیٰ من ادنیٰ من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر واشرک[2]۔

علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کے لیے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر غیر خدا کے لیے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے۔

(۲) اسی میں ہے: اللاتناھی الکمی مخصوص بعلم اللہ تعالیٰ۔

غیر متناہی بالفعل کو شامل ہونا صرف علم الٰہی کے لیے ہے۔

(۳) اسی میں ہے: احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالیٰ علی جھۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العلمین اولاً واخراً لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الی علوم اللہ سبحنہ وتعالیٰ حتیٰ کنسبۃ حصۃ من الف الف حصص قطرۃ الی الف الف بحر[3]۔

کسی مخلوق کا معلومات الٰہیہ کو بتفصیل تام محیط ہو جانا شرع سے بھی محال ہے اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہل عالم اگلے پچھلوں سب کے جُملہ علوم جمع کیے جائیں تو اُن کو علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بُوند کے دس لاکھ حصّوں سے ایک حصّے کو دس لاکھ سمندروں سے۔

(۴) اسی کی نظر ثانی میں ہے:-

زھر وبھر مما تقرر ان شبھۃ مساوات علوم المخلوقین طرا اجمعین بعلم ربنا الہ العلمین

ہماری تقریر سے روشن و تاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جُملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہ اس قابل نہیں کہ

---

[1] لغۃً غور و فکر (کتاب کا ایک حصہ مراد ہے) [2] الدولۃ المکیہ ص ۸، مطبوعہ بریلی [3] ایضاً ص ۱۹۴

ما كانت لتخطر ببال المسلمين[1]۔ | مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے: قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوق بجميع المعلومات الالهية محال قطعاً عقلاً وسمعاً[2]۔

ہم قاہر دلیلیں قائم کر چکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل و شرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے:-

العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى وما للعباد الا مطلق العلم العطائي[3]۔

علمِ ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزّوجلّ کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لیے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظر خامس میں ہے:-

لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضاً الا لبعض[4]۔

ہم نہ علمِ الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لیے علم بالذات جانیں اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتویٰ انباء المصطفٰے[5] المبیّٔ، مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا[6] کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے، اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیہ ص ۲۱۲ مطبوعہ بریلی [2] ایضاً ص ۲۱۶ [3] ایضاً ص ۲۲۴ [4] ایضاً ص ۲۵۶

[5] مصنّفہ (۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء) [6] مصنفہ صدر الافاضل مولانا سیّد نعیم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

امرِ دوم

بندوں کو علمِ غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیاتِ نفی کی مراد

انہیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علمِ غیب کا خاصۂ حضرت عزت ہونا بیشک حق ہے اور کیوں نہ ہو کہ ربّ عزوجل فرماتا ہے :۔

قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ[1]	تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ۔ (کنز الایمان)

اور اس سے مراد وہی علم ذاتی و علم محیط ہے کہ وہی باری عزّ وجلّ کے لیے ثابت ہے اور اس سے مخصوص ہے۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو۔ علم غیر محیط کہ بعض اشیأ سے مطلع بعض سے ناواقف ہو، اللہ عزوجل کے لیے ہو ہی نہیں سکتا اُس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے، اور اللہ عزّ وجلّ کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیاً علیہم الصلوۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے اور کیوں نہ ہو کہ ربّ عزّ وجلّ فرماتا ہے :۔

۱۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء[2]	اللہ اس لیے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے ؛
۲۔ اور فرماتا ہے : عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول[3]	اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے ؛

---

[1] سورۃ النمل پ ۲۰ ع ۱، آیت ۶۵ [2] سورۃ آلِ عمران پ ۴ ع ۹، آیت ۱۷۹
[3] سورۂ جنّ پ ۲۹ ع ۱۲، آیت ۲۶-۲۷ ؛

۳۔ اور فرماتا ہے: وما ھو علی الغیب بضنین[1] — یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں:

۴۔ اور فرماتا ہے: ذالك من انباء الغیب نوحیه الیك[2] — اے نبی! یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں:

۵۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے:۔

یومنون بالغیب[3] — غیب پر ایمان لاتے ہیں:

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شئے کا اصلاً علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے:۔

۶۔ لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب مالنا علیه دلیل۔ — یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس پر ہمارے لیے دلیل ہے:

۷۔ نسیم الریاض میں ہے:۔

لم یکلفنا اللّٰہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبه۔ — ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا ہے:

فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کہا تھا یہ ائمۂ علماء جو اپنے لیے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کونسا حکم جڑیں۔

۸، ۹۔ امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں:

للمجتهدین القدم الراسخ فی علوم الغیب۔ — علمِ غیب میں ائمہ مجتہدین کے لیے مضبوط قدم ہے:

۱۰، ۱۱۔ مولانا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں)، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابو عبداللہ شیرازی

---

[1] سورۃ التکویر پ ۳۰ ع ۶ آیت ۲۴ [2] سورۂ یوسف پ ۱۲ ع ۵ آیت ۱۰۲

[3] سورۃ البقرہ پ ۱ ع ۱، آیت ۳:

سے نقل فرماتے ہیں :-

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیة فیعلم الغیب۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پاکر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اسوقت اسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے :

۱۲۔ یہی علی قاری اسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں :-

یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی له الغیب وغیب الغیب۔

نورِ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہو جاتا ہے :

۱۳۔ یہی علی قاری، مرقاۃ میں اسی کتاب سے ناقل :-

الناس ینقسم الی فطن یدرك الغائب کالمشاهدة وهم الانبیاء والی من الغالب علیهم متابعة الحس والوهم فقط وهم اکثر الخلائق فلا بد لهم من معلم یکشف لهم المخبیات وما هو الا النبی المبعوث لهذا الامرہ۔

آدمی دو قسم کے ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو شہادت کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے تو ان کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو ان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لیے بھیجا جاتا ہے :

۱۴، ۱۵۔ یہی علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت ابو سلیمان درانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ناقل ہیں :-

الفراسة مکاشفة النفس و معاینة الغیب وهی من مقامات الایمان۔

فراستِ مومن (جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے) وہ رُوح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

۱۶، ۱۷۔ امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام، پھر علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں :

الخواص یجوز ان یعلموا الغیب

جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں

فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منھم واشتھر۔ — علمِ غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت سے واقع ہوکر مُشتہر ہوا ؛

۱۸، ۱۹۔ تفسیر معالم و تفسیر خازن میں زیر قولہٖ تعالیٰ "وماھو علی الغیب بضنین" ہے :

یقول انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہٖ علیکم بل یعلمکم۔ — یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں ؛

۲۰۔ تفسیر بیضاوی میں زیر قولہٖ تعالیٰ "وعلمنہ من لدنا علما" ہے :

ای مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوقیفنا وھو علم الغیوب۔ — یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علمِ غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے ؛

۲۱۔ تفسیر ابن جریر میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :

قال انك لن تستطیع معی صبرًا وکان رجل یعلم علم الغیب قد علم ذالك۔ — خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علمِ غیب جانتے تھے انہیں علمِ غیب دیا گیا تھا ؛

۲۲۔ اُسی میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا :

لم تحط من علم الغیب بما اعلم۔ — جو علمِ غیب میں جانتا ہوں آپکا علم اسے محیط نہیں ؛

۲۳۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں :

النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب۔ — نبوّت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علمِ غیب جاننا ؛

۲۴۔ اسی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا :

النبوۃ ماخوذۃ من النبأ وھو الخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعه علی غیبہٖ۔ — حضور کو نبی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے غیب کا علم دیا ؛

۲۵۔ اسی میں ہے : قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ — بے شک صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم بین اصحابه بالاطلاع علی الغیوب۔ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے ؛

۲۶۔ اسی کی شرح زُرقانی میں ہے :۔

اصحابهٗ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم جازمون باطلاعه علی الغیب۔

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے ؛

۲۷۔ علی قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں :

علمهٗ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم حاولفنون العلم (الیٰ ان قال) ومنها علمه بالامور الغیبیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقسام علوم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے ؛

۲۸۔ تفسیر امام طبری میں اور تفسیر درمنثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاد امام بخاری ومسلم وغیرہ ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد، تلمیذِ خاص حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے :

انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سألتهم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمدٌ ان ناقة فلان بوادٍ کذا وکذا وما یدریه بالغیب۔ ف

انہوں نے فرمایا اللہ کے قول "ولئن سألتہم" الخ کی تفسیر میں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں، فلاں وادی میں ہے بھلا وہ غیب کی بات کیا جانیں (مترجم)

یعنی کسی کا ناقہ گم ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے، ایک منافق بولا محمد غائب کیا جانیں۔ اسی پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجئے کہ "اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد ف"۔

حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے۔

ف وہابیہ کے نزدیک ائمہ دین کافر ف وہابیہ پر غضبِ الٰہی کی ترقیاں وہابیہ کے نزدیک سب صحابہ کافر ؛

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

۱۔ ان پر پہلا غضب ائمہ کے اقوال تھے، کہ دریا سے قطرہ عرض کیے ان پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین، ان مخالفین دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا غضب اُس سے زیادہ آفت اُس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبد اللہ ابن عباس، خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

۳۔ تیسرا غضب اس سے عظیم تر اشد آفت، مَوَاہب شریف اور زُرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبد اللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر ایمان لا کر پر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

۴۔ چوتھا غضب اس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نبی ہیں خود اپنے لیے علمِ غیب بتا کر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں[۱]۔

۵۔ پانچواں غضب اس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گذری ہوئی آفت کہ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً اللہ کے رسول و نبی اور اُولُوالعَزم مِنَ الرُّسُل سے ہیں، وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں[۲]

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علمِ غیب ہے جو آپ کو نہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا، کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اُجرت لیے سیدھی کر دینے پر اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رو سے مُنہ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت

۱؎ وہابیہ کے نزدیک حضرت خضر کافر ۲؎ وہابیہ کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کافر۔

کا گھونٹ پی کر چپ رہے۔

خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہا وتوں سے علاج تھا۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر کے لیے علمِ غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود، مایاں بدین خود۔ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لیے علمِ غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے کہ ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے۔

ابن عباس و عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب جانا تو کسی ذہن وریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ "پیراں نمی پرند مریداں می پرانند" لعنۃ اللہ علی الظلمین۔

۶۔ مگر چھٹا غضب وھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھادی پورا قہر اس آیت کریمہ اور اس کی شانِ نزول نے توڑا۔ یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے وہ کلمہ گوئی کر کے مرتد ہوتا ہے[1] افسوس کہ یہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ

؎ ما زیاراں چشم یاری داشتیم ٭ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم[2]

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لیے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی، سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے وہی خدا وہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے۔ اُلٹا وہابیہ پر حکم کفر لگائے سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتویٰ مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

---

[1] اللہ عزوجل کے فتوے سے وہابیہ کافر اور وہابیہ کے فتوے سے اِن کا خدا کافر [2] (ترجمہ) ہم دوستوں سے دوستی کی اُمید رکھتے تھے۔ اصل میں غلط تھا جو ہم نے گمان کیا تھا۔

امر سوم

ذاتی وعطائی کی جانب علم کا انقسام اور علماء کی تصریحات

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا، انہیں حق نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں ہے۔

علم یقیناً اُن صفات میں ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے، تو ذاتی وعطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی، یوں ہی محیط وغیر محیط کی تقسیم بدیہی، ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اوّل ہے۔ یعنی علم ذاتی وعلم محیط حقیقی۔ تو آیات واحادیث واقوال علماء جن میں دوسرے کے لیے اثبات علم غیب سے انکار ہے ان میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہا کہ حکم تکفیر کرتے ہیں انہیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر مبنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفت خاصہ دوسرے کے لیے ثابت کی[1]۔ اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لیے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ خاص ہونا درکنار خدا کے لیے محال قطعی[2] ہے کہ دوسرے کے دئے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لیے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط حاشا للہ علم غیر محیط خدا کے لیے محال قطعی ہے، جس میں بعض معلومات مجہول رہیں تو علم عطائی غیر محیط حقیقی، غیر خدا کے لیے ثابت کرنا خدا کی صفت خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا۔

تکفیر فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لیے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت غیر کے

---

[1] محال یقینی جس کے محال ہونے میں شک نہ رہے فتہ ائمہ کی تصریحات کہ علم غیب کسی معنی پر اللہ کیلئے خاص ہے

[2] تکفیر فقہاء کے معنی یقینی جن کا غیر محتمل نہیں۔

لیے ثابت کرنی چاہیے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے۔ کیا کوئی احمق سے احمق ایسا خُبث جنون گوارا کر سکتا ہے ؎ ولکن النجدیة قوم لا یعقلون۔

۲۹، ۳۰۔ امام حجر مکّی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

وماذکرناہٗ فی الایة صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فتاواہ فقال معناہا لا یعلم ذالك استقلالًا وعلم احاطة بکل المعلومات اللہ تعالیٰ۔

یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تصریح کی فرماتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذاتِ خود ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو:

۳۱۔ نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:۔

انہ تعالیٰ اختص بہ لکن من حیث الاحاطة فلا ینافی اطلاع اللہ تعالیٰ لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلمهن الا اللہ۔

غیب اللہ کے لیے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے:

۳۲۔ تفسیر کبیر میں ہے:۔

قولہٗ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم بکل المعلومات۔

یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تم فرمادو میں غیب نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں:

۳۳۔ امام قاضی عیاض، شفا شریف اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

ؔ تکفیر فقہاء کے معنی یقینی جن کا غیر محتمل نہیں:

(وهذه المعجزة) فی اطلاعه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الغیب (معلومة علی القطع) بحیث لا یمکن انکارھا او التردد فیھا لاحد من العقلاء لکثرة رواتھا واتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب) وھذا لا ینافی الآیات الدالة علی انہ لا یعلم الغیب الا اللّٰہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت فی الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطة واما اطلاعہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ باعلام اللّٰہ تعالیٰ لہ فامر متحقق لقولہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علمِ غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علمِ غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم دیا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت خیر جمع کر لیتا۔ اس لیے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے:

۳۵۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے:۔

لا اعلم الغیب فیہ دلالة علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الا اللّٰہ۔

آیت کے یہ معنی ہیں کہ علمِ غیب جو بذاتِ خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے:

۳۶۔ تفسیر انموذج جلیل میں ہے:۔

معناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللّٰہ او بلا تعلیم الا اللّٰہ

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا جمع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ

او جمیع الغیب الا اللّٰہ۔

تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے:

۳۷۔ جامع القولین میں ہے:۔

یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ھو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ھو المجزوم بہ لا المظنون ویویدہ قولہ تعالیٰ اتجعل فیھا من یفسد فیھا الایۃ لانہ غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منھم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلاً لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الایۃ لما مر من التوفیق۔

یعنی فقہاء نے دعویٰ علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ فقہاء نے اس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لیے بذاتِ خود علمِ غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علمِ غیب کی نفی نہ کی یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی اور اس کی تائید یہ آیہ کریمہ کرتی ہے۔ فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کرے گا جو اسی میں فساد و خونریزی کریں گے ملائکہ غائب کی خبر بولے مگر ظناً یا خدا کے بتائے سے، تو تکفیر اس پر چاہیے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علمِ غیب ملنے کا دعویٰ کرے نہ یوں کہ براہِ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے، ایسا علمِ غیب آیت کے کچھ منافی نہیں:

۳۸، ۳۹۔ رد المحتار میں امام صاحب ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے:۔

لو ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر۔

اگر بذاتِ خود علمِ غیب حاصل کر لینے کا دعویٰ کرے تو کافر ہے:

۴۰ تا ۴۴۔ اسی میں ہے:۔

قال فی التتارخانیہ وفی الحجۃ

تاتارخانیہ میں فتاویٰ حجہ میں ہے، المتقط

ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ المستدلین بھٰذہ الآیہ علی نفیھا۔

میں فرمایا کہ جس نے اللہ ورسول کو گواہ کر کے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لیے کہ اشیائ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض کی جاتی ہیں اور بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ علامہ شامی نے فرمایا کہ بلکہ ائمہ اہلسنّت نے کتب عقائد میں ذکر فرمایا کہ بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں فرماتی :

۴۵۔ تفسیر غرائب القرآن اور غائب الفرقان میں ہے :۔

لم ینف الا الدرایہ من قبل نفسہ وما نفی الدرایہ من قبل الوحی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی :

۴۶، ۴۷۔ تفسیر جمل شرح جلالین و تفسیر خازن میں ہے :۔

المعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علیہ۔

آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا :

۴۸۔ تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے :۔

لا اعلم الغیب مالم یوحی الی ولم ینصب علیہ دلیل۔

آیت کے یہ معنی ہیں کہ جب تک وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذاتِ خود غیب کا علم نہیں ہوتا ؏

۴۹۔ اُسی میں ہے :۔ وعندہٗ مفاتیح الغیب وجہ اختصاصھا بہ تعالٰی انہ لا یعلمھا کماھی ابتداءً الا ھو۔

یہ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اُس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اِس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کُھلتی ؏

۵۰۔ تفسیر علامہ نیشاپوری میں ہے :۔

(قل لا اقول لکم) لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھو العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتھا عندہٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باستجابتہٖ دعاءہٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی قولہٖ ارنا الاشیاء کماھی ولکنہٗ یکلم الناس علی قدر عقولھم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم ھذا مع انہٗ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علمت ماکان وما سیکون اھ مختصراً۔

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی ! فرمادو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں اور وہ خزانے کیا ہیں۔ تمام اشیاء کی حقیقت ماہیت کا علم حضور نے اسی کے ملنے کی دُعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا میں غائب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور تو خود

فرماتے ہیں مجھے مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ[1] کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ انتہی ؛

آیت کی تین نفیس تفسیریں

الحمدللہ! اس آیہ کریمہ کی کہ "فرما دو میں غائب نہیں جانتا" ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطۂ جمع غیوب کی نفی ہے نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔ دوسری وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے۔ نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں۔ اب بحمداللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ "میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے۔ اس لیے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم ملا ہے[2]۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

---

[1] جو کچھ ہوا یا آئندہ ہوگا [2] آیت کی تین نفیس تفسیریں ؛

امرِ چہارم
علمِ غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

۱۔ بلا شبہ غیرِ خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریاتِ دین سے ہے اور منکر کافر۔

۲۔ بلا شبہ غیرِ خدا کا علم معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی در کنار تمام اوّلین و آخرین و انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے۔ بخلاف علومِ الٰہیہ کے غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب و جملہ کائنات از روزِ اوّل تا روزِ آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں، روزِ اوّل و روزِ آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔ بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا، تو جملہ علومِ خلق کو علمِ الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محالِ قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہّمِ مساوات۔

۳۔ یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

ف ۱۔ مسلمانوں اور وہابیوں میں فرق [۱] وہ امور جن کا دین سے ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو ف۔[۲] مسلمانوں کے ایمانی اجماع [۲] جس کی انتہا ہو۔ ف۳۔ وہابیہ کا شیطانی اختراع [۳] برابری کا وہم ؛

۴۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصّہ تمام انبیاء تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کس دل سے گوارا ہو۔

انہوں[1] نے صاف کہہ دیا کہ :۔

۱۔ حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔

۲۔ وہ اور تو اور اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ

۳۔ خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مُغیبات کا علم ان کیلئے مانے جب بھی شرک ہے۔

۴۔ اس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں[2]

۵۔ اس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعتِ علم، نص سے ثابت ہے، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔

۶۔ پھر ستم، قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لیے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس کے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی خدا کی خاص صفت ابلیس کے لیے تو ثابت ہے، وہ تو خدا کا شریک ہے مگر حضور کیلئے ثابت کرو تو شرک ہے[3]۔

۷۔ اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسے علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے[4]۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اصل بحث ان کلمات ملعونہ کی ہے۔ جبتا، کاوا[5] کاٹ کر اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقہ لے دوڑتے ہیں کہ علمِ غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے۔ فقہاء نے دوسرے کیلئے اس کے اِثبات کو کفر کہا ہے

---

[1] گنگوہی [2] وہابی دہلوی [3] امام الوہابیہ [2] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ ص ۵۱ [3] ایضاً
[4] حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی [5] پنترا بدل کر (مخالفت) ؛

اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی ومحیط حقیقی ہے غیر کے لیے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لیے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہم نے نہ غیر خدا کے لیے مانا نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ منکران حضرات سے پوچھئے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا، علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انہیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات[1] ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتایئے کہ گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے لیے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے جو علم غیب کے قائل ہیں، آیا ان کے لیے علم ذاتی محیط حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر، بر تقدیر اوّل قطعاً کافر ہوا، بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی مُنہ سے وہ آیات و احادیث اور اقوال فقہاء تم پر وارد[2] اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد۔

اب کہیے[3] مفر کدھر؟

ہاں مفر وہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علم غیب رکھتے ہیں — آیات و احادیث و اقوال فقہاء اُن کے لیے نہیں وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم کے لیے ہیں۔ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔

---

[1] مخالفت [2] گنگوہی، تھانوی اور جملہ وہابیہ خود اپنے مُنہ آپ کا فر و مشرک! [3] جائے فرار؟

امرِ پنجم

علمِ غیب کی اختلافی حدود اور مسلکِ عُرفاً

فضلِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں کو جہنّم میں جانے دیجئے۔ تتمّہ کلام استماع فرمائیے! ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بے شمار علوم غیب جو مولیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے، آیا وہ روز اوّل سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیساکہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے۔ یا ان میں تخصیص ہے۔

بہت اہل ظاہر[1] جانب خصوص گئے ہیں کسی نے کہا متشابہات[2] کا، کسی نے خمس[3] کا، کثیر نے کہا ساعت کا اور عام علماء باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات و احادیث کو ان کے عموم پر رکھا۔ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ بمعنے مذکور میں از انجاکہ غایت میں دخول و خروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہرحال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انباء المصطفےٰ حاضر ہے۔

میں نے قصیدہ بُردہ شریف اور اس کی شرح ملّا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی ہے یہ مجموعۂ ماکان و مایکون کا علم، علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے۔ پھر علمِ الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ، علمِ الٰہی

---

[1] ظاہری علم رکھنے والے [2] وہ آیات جن کا مفہوم غور و تامّل سے بھی سمجھ میں نہ آتا ہو نہ ہی شارع نے بیان کیا ہو جیسے مقطعات۔

[3] وہ پانچ علوم جن کا ذکر آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ الخ میں ہے۔

سے مساوات ٹھہراتے ہیں۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ[1]۔

اور واقعی جب ان کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن[2] دینے پر خدائی آگئی تو مَاکَانَ وَمَایَکُوْن تو بڑی چیز ہے۔ خیر انہیں جانے دیجئے ایسا خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علماء اہلسنت میں دائر ہے۔ مسائل خلافیہ اشاعرہ و ماتریدیہ[3] کے مثل ہے کہ اصلاً محل طعن و لوم نہیں۔

ہاں ہمارا مختار، قولِ اخیر ہے جو عام عرفائے کرام و بکثرت اعلام کا مسلک ہے۔ اس بارے میں بعض آیات واحادیث واقوال ائمہ، حضرت کو فقیر کے رسالے انبأ المصطفٰے میں ملیں گے اور اَللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنِ فِیْ عِلْمِ الْبَشِیْرِ مَاکَانَ وَمَایَکُوْن[4] وغیرہ رسائل فقیر میں بحمد اللہ تعالیٰ کثیر و وافر ہیں اور اقوال اولیائے کرام و علمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار۔

یہاں بطور نمونہ صرف بعض اشاراتِ ائمہ پر اقتصار۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ۔ حدیث صحیح جامع ترمذی جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

تَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْئٍ وَعَرَفْتُ۔ — ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی :

اور فرمایا :۔

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ — میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے :

۱۵۔ شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں :۔

دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا — میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں

---

[1] اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی قدر کرنے کا حق ہے۔

[2] مولوی اسمٰعیل دہلوی۔ تقویۃ الایمان مطبوعہ آرمی پریس دہلی۔ [3] اشاعرہ متکلمین کا وہ گروہ جو امام ابو الحسن اشعری کا پیرو ہے۔ ماتریدیہ اشاعرہ کی وہ جماعت جو حضرت ابو المنصور ماتریدی کی ہمنوا ہے۔

[4] علم ماکان و مایکون کے متعلق ائمہ و علمائے کے ارشادات مصنفہ ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء قلمی نسخہ فی مانعین علم غیب کا رد بلیغ :

بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن۔

میں تھا، اس حدیث میں تمام علوم کے حاصل ہونے اوران کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔ (مترجم)

۵۲۔ امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ دُنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون) ہے۔ حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے:

۵۳۔ علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

کون علمها من علومه صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه، ثم مع هذا هو من برکته وجوده صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔

لوح وقلم کا علم، علوم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لیے ہے کہ حضور کے علم انواع انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق، دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات وصفات الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب عِلم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

۵۴۔ ام القریٰ شریف میں ہے:۔

وسع العلمین علما وحلما۔

حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے:

۵۵۔ امام ابن حجر مکی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

لان اللّٰہ تعالٰی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاخرین ماکان ومایکون۔

اس لیے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو تمام عالَم پر اطلاع دی تو سب اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا:

۵۶، ۵۷۔ نسیم الرّیاض میں ہے:۔

ذکر العراقی فی شرح المهذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء۔	امام عراقی، شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض[1] کی گئیں تو حضور نے فرمایا ان سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے؛

۵۸۔ اسی لیے امام بوصیری مدحیہ ہمزہ میں عرض کرتے ہیں:

لک ذات العلوم من عالم الغیب ومنہا لآدم الاسماء۔	عالم غیب سے حُضور کے لیے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے نام؛

۵۹، ۶۰۔ امام ابن حاج مکی، مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علمائنا رحمہم اللہ تعالیٰ ان الزائر یشعر نفسہ بانہ واقف بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما ھو فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذالک عندہ جلی لا خفاء بہ۔	بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کردے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں اِس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں؛

---

[1] پیش کی گئیں؛

۶۱۔ نیز مواہب شریف میں ہے :۔

لا شك ان اللّٰه تعالیٰ قد اطلعه علی ازید من ذالك والقی علیه علوم الاولین والاٰخرین۔

کچھ شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر اَلقا فرما دیا ؛

۶۲ تا ۶۴۔ امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع الصغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں :۔

النفوس القدسیه اذا تجردت عن العلائق البدنیه اتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاهد۔

پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملاءِ اعلیٰ سے مل جاتی ہیں۔ اور ان کے لیے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں[1] ؛

۶۵۔ ملا علی قاری شرح شفاء شریف میں فرماتے ہیں :۔

ان روح النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے ؛

۶۶۔ مدارج النبوت شریف میں ہے :۔

ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا اوان نفخۂ اولیٰ بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اوّل تا آخر معلوم گردید و یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد[2]

جو کچھ دنیا میں ہے آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولیٰ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تمام احوال آپ کو اوّل سے آخر تک معلوم ہو گئے۔ ان میں سے کچھ اپنے دوستوں کو بھی بتا دیئے ؛

---

[1] معلوم ہوا کہ بعد وصال روحانی قوتیں بڑھ جاتی ہیں [2] منکرو اپنا سر دھنو اور جلو بھنو ؛

۶۷۔ نیز فرماتے ہیں قدس سرہٗ :۔

وھو بکل شئی علیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا ست بہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار بجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر۔ احاطہ نمودہ ومصداق "فوق کل ذی علم علیم" شدہ۔ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا۔

وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیزوں کو جانتے ہیں۔ اللہ کی شانوں اور اس کے احکام اور صفات کے احکام اور اسماء وافعال وآثار میں۔ اور تمام علوم ظاہر وباطن اول وآخر کا احاطہ کر لیا اور فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم کا مصداق ہو گئے ان پر اللہ کی بہترین رحمتیں ہوں اور اتم واکمل تحیات ہوں :

۶۸۔ شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں :۔

فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہٖ الی حیز القدس فیتجلی لہٗ کل شئی کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی۔

مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقام مقدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شئے اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی :

۶۹۔ نیز اسی میں ہے :۔

العارف یتجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی لہٗ کل شئی۔

عارف مقام حق تک کھینچکر بارگاہِ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے[1] :

---

[1] علم غیب کے منکرو شاہ ولی اللہ کی خبر لو :

۷۰۔ اسی میں ولی فرد[1] کے خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشأۃ عنصری جسمانی پر مستولی[2] ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تو ظاہر ہے:

واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور آثارھا واحکامھا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال۔

رہے غیر انبیاء ان میں وراثت کے منصب ہیں جیسے مجدد و قطب ہونا اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور علم و حال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔

۷۱۔ اسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرد کے بعد ہے:۔

بعد ذالک کلہ جبلت نفسہ نفساً قدسیۃ لا یشغلھا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر بھا الآن وانما الاتی تفصیل لاجمال۔

اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ مرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور اب سے لیکر اس وقت تک کہ وہ سب سے جدا ہو کر مرکز عالم سے جا ملے یعنی وقت وفات تک جو کچھ حال اس پر آنے والا ہے اس سب کی اس وقت اسے خبر ہے۔ وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

۷۲۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

ھذا مع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یکتب ولکنہ اوتی علم کل شیء حتیٰ قد وردت آثار بمعرفتہ حروف الخط وحسن

یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا، یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح

---

[1] ولایت کے خاص درجہ پر فائز ہونے والا [2] غالب۔

تصویرها کقوله لا تمد بسم الله الرحمن الرحیم رواه ابن شعبان من طریق ابن عباس وقوله الحدیث الاخر الذی روی عن معویة رضی الله تعالی انه کان یکتب بین یدیه صلی الله تعالی علیه وسلم فقال له الق الدواة وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن الله ومد الرحمن وجود الرحیم ۔

لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نہ کہ کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس) میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اس کے دندانے جدا رکھو اور میم اندھا نہ کرو (اس کے چشمہ کی سفیدی کھلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمان میں کشش ہو (رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔

محمد صلی الله تعالی علیه وسلم هو الاول والاخر والظاهر والباطن قد ولج حین اسری به عالم الاسماء اولها مرکز الارض واخرها السماء الدنیا بجمیع احکامها وتعلقاتها ثم

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لیے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لاانتہا تک اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

---

۱ ح میں کشش ۱۲ ۲ مد میں کشش ۱۲ ۳ ن، میں کشش ۱۲ ۴ ح اور م میں ۱۲ ۵ ح اور ن میں ۱۲ ۶ م اور ن میں ۱۲ ۷ تینوں میں ۱۲ ؛

ولج البرزخ الی انتہائہ وھو السماء السابعة ثم ولج عالم العرش الی

مالا نہایة لہ، والفتح فی برزخیتہ صور العوالم الالٰھیتہ والکونیتہ اھ ملتقطاً

کے برزخ میں تمام عالم علوی وسفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں ؛

۷۵۔ تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ "وکذلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوات والارض" فرمایا:۔

الاطلاع علی اثار حکمة اللہ تعالیٰ فی کل واحد من مخلوقات ھذا العالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا واجرامھا مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیھم الصلاة والسلام ولھذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللّٰھم ارنا الاشیاء کما ھی ٥

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور بدنوں ہر ہر مخلوق میں حکمتِ الٰہیہ کے آثار پر انہیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی لیے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ الٰہی ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے۔ اھ ؛

اقوال یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہلسنّت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف، شخص، جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں۔ وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہے بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بہت بڑھ کر کہنا چاہیے۔

گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے زمین کا علم محیط ماننا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ "شرک نہیں تو کونسا حصّہ ایمان کا ہے"۔

۷۳، ۷۴۔ امام شعرانی قدس سرہٗ کتاب الجواہر والدّرر نیز کتاب درۃ الغواص میں

سیّد علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل۔

تو امام کہ صرف زمین در کنار، زمین و آسمان و فرش و عرش و تمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف و اشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ اور انبیا کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کوئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالتاً علوم غیب اور ان کے عطا و نیابت سے ان کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک ذرّۂ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے وللہ الحمد۔

۷۶۔ یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہے:۔

الاطلاع علی تفاصیل آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارنی الاشیاء کما ھی۔	ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمتِ الٰہیہ پر ان کی جنسوں، نوعوں، قسموں اور فردوں نیز عوارض و لواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا۔ (مترجم)

اس میں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھذا العالم کی جگہ ھذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے اور اجناس و انواع و اصناف و اشخاص کے ساتھ عوارض و لواحق بھی مذکور ہے کہ احاطۂ جملہ جواہر و اعراض میں تصریح تر ہو۔ اگرچہ اجناس عالم میں عوارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ کہ صحت علم غیر مشوب بالخطا و التوہم[1] کی تاکید ہو۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیر جزاء آمین!

---

[1] غلطی اور وہم کی آلائش سے پاک۔

۷۷۔ نیشاپوری میں زیرِ آیۂ کریمہ وجئنابک علی ھؤلاءِ شہیداً فرمایا:

لان روحه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شاهد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اوّلُ ما خلقَ اللہُ روحی ۵

یہ جواب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس اُن کی نظرِ کریم سے اوجھل نہیں، جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روحِ کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا حضور کے سامنے ہی ہوا)

۷۸۔ حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی قدس سرہٗ اپنے شیخ کریم، حضرت سیدی عبد العزیز ابن مسعود دبّاغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے آیۂ کریمہ "وعلّمَ اٰدمَ الاسماءَ کلّھا" کے متعلق فرمایا:-

المراد بالاسماء الاسماء العالیة لا الاسماء النازلة فانّ کل مخلوق له اسمٌ عال واسم نازل فالاسم النازل هو الذی یشعر بالمسمّٰی فی الجملة والاسم العالی هو الذی یشعر باصل المسمّٰی ومن ای شیٔ هو وبفائدة المسمّٰی ولای شیٔ یصلح الفاس من سائر مایستعمل فیه وکیفیة صنعة الحداد له فیعلم من مجرد سماع لفظه هذه العلوم

اس کلام نورانی و اعلامِ ربّانی ایمان افروز، کُفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی، سفلی نام تو صرف مسمّٰی سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسمّٰی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لیے بنا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے انہوں نے حسبِ طاقت وحاجتِ بشری تمام اشیاء جان لیں اور یہ زیرِ عرش سے زیرِ فرش تک کی تمام

فی کل سماء و یعلم من لفظ
الملئکۃ من ای شئی خلقوا و لای
شئی خلقوا و کیفیۃ خلقھم و ترتیب
مراتبھم و بای شئی استحق ھذا الملک
ھذا المقام و استحق غیرہ مقاما
اخر و ھکذا فی کل ملک فی العرش
الی ما تحت الارض فھذہ علوم
ادم و اولادہ من الانبیاء علیھم
الصلوۃ والسلام والاولیاء الکمل
رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین
وانما خص ادم بالذکر لانہ
اول من علم ھذہ العلوم ومن
علمھا من اولادہ فانما علمھا
بعدہ ولیس المراد انہ لا یعلمھا
الا ادم وانما خصصناھا بما
یحتاج الیہ و ذریتہ وبما یطیقونہ
لئلا یلزم من علم التخصیص
الاحاطۃ بمعلومات اللہ تعالی
و فرق بین علم النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم بھذہ العلوم
وبین علم ادم و غیرہ من الانبیاء
علیھم الصلوۃ والسلام فانھم
اذا توجھوا الیھا یحصل لھم

کا۔ اسی طرح عرش سے زیر زمین تک
ہر فرشتہ کا حال اور یہ تمام علوم صرف آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی
اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں علیہم الصلوٰۃ
والسلام۔ آدم کا نام خاص اس لیے لیا کہ ان
کو یہ علوم پہلے ملے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے
بقدر طاقت و حاجت کی قید لگا کر
صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا
احاطہ اس لیے رکھا کہ جملہ معلومات الٰہیہ
کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ
اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے
ہیں تو ان کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہٗ
سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہے
اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں
تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آ جاتی
ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب
ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا
وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام
علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے
ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان

والمعارف المتعلقه بالفاس وهكذا
کل مخلوق والمراد بقوله تعالی الاسمآ
کلها الاسماء التی یطیقها ادم
ویحتاج الیها سائر البشر اولهم
بها تعلق وھی من کل مخلوق
تحت العرش الی ماتحت الارض
فیدخل فی ذالک الجنة والنار
والسموات السبع ومافیهن وما
بینهن ومابین السماء والارض
ومافی الارض من البراری و
القضاد والاودیة والبحار
والاشجار فکل مخلوق فی ذالک ناطق
اوجامد الاوادم یعرف من اسمه
تلک الامور الثلثة اسلهٔ وفاته
وکیفیة ترتیبه ووضع تشکله فیعلم
من اسم الجنه من این خلقت
ولای شئ خلقت وترتیب مراتبها
وجمیع مافیها من الحور وعدد من
یسکنها بعد البعث ویعلم من
لفظ النار مثل ذالک ویعلم من
لفظ السماء مثل ذالک ولای شئ
کانت اولی فی محلها والثانیة وهکذا

چیزیں ہیں جس میں جنّت و دوزخ و ہفت
آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ
ان کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان و زمین
کے درمیان ہے اور جنگل اور صحرا اور
نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ
زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات
ناطق وغیر ناطق ان کے صرف نام سننے سے
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہو گیا
کہ عرش سے فرش تک ہر شئے کی حقیقت
یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب
سے اس شکل پر ہے۔ جنّت کا نام سنتے ہی
انہوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس
لیے بنی اور اس کے مرتبوں کی ترتیب
کیا ہے اور جس قدر اس میں حوریں ہیں
اور قیامت کے بعد اتنے لوگ اس میں جائیں
گے اسی طرح نار[1] یوں ہی آسمان اور یہ کہ
پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور دوسرا
دوسری جگہ کیوں ہوا۔ اسی طرح ملائکہ
کا لفظ سننے سے انہوں نے جان لیا کہ کاہے
سے بنے اور کیونکر بنے اور ان کے مرتبوں
کی ترتیب کیا ہے اور کس لیے یہ فرشتہ
اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے

---

[1] دوزخ ۔

والے مُنہ میں قہر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگئیں۔

۷۹۔ ابن النجار ابوالمعتمر مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابوالائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:۔

سلونی قبل ان تفقدونی فانی	مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے
لا آسال عن شئ دون	نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ
العرش الا اخبرف عنہ۔	سے پوچھا جائے میں بتا دوں گا۔

عرش کے نیچے کرسی، ہفت آسمان، ہفت زمین اور آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثریٰ تک سب داخل ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے۔ ان میں جو شئ مجھ سے پوچھو میں بتا دوں گا۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۸۰۔ امام ابن الانباری، کتاب المصاحف میں اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی:۔

قال شہدت علی ابن ابی	میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے
طالب یخطب فقال فی	خطبہ میں حاضر تھا۔ امیر المومنین نے
خطبتہٖ سلونی فواللہ لاتسالونی	خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت
عن شئ الیٰ یوم القیٰمۃ	کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز
لاحدثتکم بہ۔	ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴۔ ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:۔

الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق	جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق
کتب فی الاھل البیت کل	رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اس

شبه منام من مشاهدة الحق سبحانهٗ و تعالیٰ واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحانهٗ وتعالیٰ حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم ونبینا صلی اللّٰه تعالیٰ علیهم وسلم لقوته لا یشغلهٗ هذا عن هذا واذا توجه نحو الحق سبحانه وتعالیٰ حصلت له المشاهدة التامة وحصل لهٗ مع ذالك مشاهدة هذه العلوم وغیرها ممالا یطاق واذا توجه نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق سبحانهٗ و تعالیٰ فلا تحجبهٗ مشاهدة الحق عن مشاهدة الخلق ولا مشاهدة الخلق عن مشاهدة الحق سبحنهٗ و تعالیٰ ؛

علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اور ان کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق، مشاہدۂ حق سے، پاکی و بلندی اسے جس نے ان کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویت الایمان و براہین قاطعہ کی شرک داتی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بھانیو، کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا۔ متعلمون غداً من الکذاب الاشر، اشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ اشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

۲۔ اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی و اشر فعلی دونوں ہیں قاتلھم اللّٰہ انّٰی یوفکون۔

حضرت سیدی شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز، اجلۂ اکابر اولیاء عظام واعاظم سادات کرام سے ہیں بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شانِ کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ اس پاک، مبارک، لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ، مسلمانوں کے مولیٰ اللہ واحد قہار کے غالب شیر سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا حاجت روا، کافر کش، مومن پناہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگان زرد کے برادر شغال اُس رسدِ ذو الجلال کی بُو سونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے

انہ مستخرج من ذینك الکتابین۔ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصّہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہانِ مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سُنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں، انتہی:

اس علمِ عَلوِی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکمِ شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے رسالہ مجتلی العروس و مراد النفوس میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

۸۶۔ حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ۔ عزتِ الٰہی کی قسم بے شک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوحِ محفوظ میں ہے:

۸۷۔ اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

لولا لجام الشریعة علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری مافی بواطنکم وظواھرکم اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کر کے رکھتے ہو۔ میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں:

۸۸۔ اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

قلبی مطلع علی اسرار الخلیفة ناظر الی وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رویة سواہ میرا دل اسرارِ مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے رُؤیت ماسوا کے میل سے صاف

ما یحتاجون الی علمه وکل ما یکون الی یوم القیمه۔

میں اہل بیت کرام کے لیے جس چیز کے علم کی انہیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے سب تحریر فرمادیا۔

۸۵ علامہ سید شریف رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواقف میں فرماتے ہیں:۔

الجفر والجامعة کتابان لعلی رضی الله تعالیٰ عنه قد ذکر فیهما علی طریقة علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمة المعروفون من اولاده یعرفونها ویحکمون بهما فی کتاب قبول العهد الذی کتبه علی بن موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنهما الی المامون انك قد عرفت من حقوقنا مالم یعرفه اباؤك فقبلت منك عهدك الا ان الجفر والجامعة یدلان علی انه لایتم والمشائخ المغاربة نصیب من علوم الحروف ینتسبون فیه الی اهل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیر فیه بالرموز الی احوال ملوك مصر وسمعت

یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے ان دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دُنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرمادیئے ہیں اوران کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اِن کتابوں کے رموز پہچانتے اوراِن سے احکام لگاتے تھے اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابنِ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے، اس لیے میں تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں، مگر جفر و جامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا۔ (چنانچہ

حتی صار لوحاً ینقل الیہ مافی اللوح المحفوظ وسلم علیہ ازمۃ امور اھل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم۔

کردیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہے (اللہ تعالیٰ نے) تمام اہلِ زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں، جسے چاہیں منع فرمادیں:

۸۹۔ والحمد للہ رب العلمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلۂ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین، ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار۔

۹۰۔ وامام اجل سیدی عبداللہ بن اسعد یافعی، شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وَغَیرُہُمَا نے حضور سے بہ اسانید صحیحہ روایت فرمائے۔

۹۱۔ اور علی قاری وغیرہ علماء نے نزھۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کیے،

۹۲۔ عارف کبیر احمد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترقیات کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

اطلعہٗ علی غیبہٖ حتی لا تنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ الا بنظرہ۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اُگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے:

۹۳۔ عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبہ لوحاً منقوشاً باسرار الموجودات وامداہٗ بانوار حق الیقین یدرک حقائق تلک السطور علی اختلاف اطوارھا ویدرک اسرار فعال فلا تحرک

عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ ان کے

حوکۃ ظاھرۃٌ ولا باطنۃ فی الملك والملکوت الا ویکشف اللہ تعالیٰ عن بصیرۃ ایمانہ وعین عیانہ فیشھدھا علماً وکشفاً ٥

طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش مُلک یا مَلکُوت میں واقع نہیں ہوتی مگر یہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی نگاہ اور اس کے معائنہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اسے دیکھتا ہے اور اپنے علم وکشف سے جانتا ہے ؛

۹۴۔ یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی نے طبقاتِ کبریٰ میں نقل کیے :۔

۹۵۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے :

زمین در نظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست

۹۶۔ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کر کے فرماتے :۔

وما می گوئیم چون روئے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست

ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں ہے ؛

گنگوہی صاحب! اب اپنے شیطانی شرک براہین کی خبر لیجئے یہ دونوں ارشاد مبارک، ۹۷۔ حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ السامی نے نفحات الانس میں ذکر کیے ،

۹۸۔ امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

لیس الرجل من یقیدہ العرش وماحواہ من الافلاك والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہٖ الی خارج ھذا الوجود کلہٗ وھناك یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ وتعالیٰ ۔

مَرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان وجنّت ونار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں۔ مَرد وہ ہے جس کی نگاہ اِس تمام عالَم کے پار گزر جائے وہاں اُسے مُوجدِ عالَم سُبحٰنہٗ وتعالیٰ کی عظمت کی قدر کُھلے گی ؛

تعالیٰ کنت لہٗ سمعًا و بصراً — میں خود اس کے کان آنکھ ہو جاتا ہوں
فاذا اصار نور اجلال اللّٰہ تعالیٰ — تو جب جلالِ الٰہی کا نُور اس کا کان ہو
سمعًا لہٗ سمع القریب والبعید — جاتا ہے، بندہ نزدیک و دُور سب سُنتا
واذا اصار ذالک النور بصرًا لہٗ — ہے اور جب وہ نُور اس کی آنکھ ہو جاتا
رای القریب والبعید واذا اصار — ہے بندہ نزدیک و دُور سب دیکھتا ہے
ذالک النور ید الہٗ قدر علی — اور جب وہ نورُ اسی کا ہاتھ ہو جاتا ہے
التصرف فی المتعب والسھل — بندہ سَہل و دشوار و نزدیک و دُور
والبعید والقریب۔ — میں تصرّفات کرتا ہے ؛

۱۰۳۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ العلوی دفترِ ثالث مثنوی شریف میں مُوز و عقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حُضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ؎

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود
دِل دراں لحظہ بخود مشغول بود[1]

۱۰۴۔ مولانا بحر العلوم ملک العلماء قدس سرہٗ شرح میں فرماتے ہیں :۔

اے فکرِ تن نداشت واز جہت — یعنی دِل کو بدن کی فکر نہ تھی اور استغراق
استغراق بعضے مغیبات بر انبیاء — کی وجہ سے بعض غیوب انبیأ سے چھُپ جاتے
مستور شوند انتہی معنی بیت ایں — ہیں، انتہی ؛
چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود — شعر کے معنیٰ یہ ہیں کہ دل ذاتِ دل کا مشاہدہ
کہ دل نفس دِل را مشاہدہ می کرد — کر رہا تھا اور ذات احدیت تمام اسمائے
وذات باحدیت جمیع اسمأ در دل — ساتھ دِل میں ہے پس اس مشاہدہ میں مشغول
مست پس لسبب استغراق دریں — ہونے کی وجہ سے توجہ عالم کی طرف نہ تھی

---

[1] (ترجمہ) اگرچہ ہر غیب خدا نے ہم کو دکھایا ہے لیکن دل اُس وقت اپنی ذات میں مشغول تھا ؛

۹۹۔ یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا :۔

۱۰۰۔ ابریز شریف میں ہے :۔

سمعته رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیاناً یقول ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الا کحلقة ملقاة فی فلاة من الارض.

یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعتِ نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدان لق و دق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

۱۰۱۔ امام شعرانی کتاب الجواہر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ سے راوی :

الکامل قلبه مرآة الوجود العلوی والسفلی کله علی تفصیل۔

کامل کا دل تمام عالم علوی و سفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے :

۱۰۲۔ امام رازی تفسیر کبیر میں ردِّ معتزلہ کے لیے حقیقت کراماتِ اولیاء پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں :۔

الحجة السادسة لا شك ان المتولی للافعال هو الروح لا البدن ولهذا نری ان کل من کان اکثر علماً باحوال عالم الغیب کان اقوی قلبا ولهذا قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه والله ما قلعت باب خیبر بقوة جسدانیة ولکن بقوة ربانیة وکذالك العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول الله

یعنی اہلسنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ کہ بدن اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوالِ عالمِ غیب کا علم زیادہ ہے اس کا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ و لہٰذا مولیٰ علی نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت ربّ عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں

ما فی الارحام حال حمل المرأة	ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت

وقبلہ ٥ کو ہم نے دیکھا کہ ان کو معلوم تھا کب مریں گے اور انہوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے :

۱۱۰۔ شیخ محقق قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

المراد لا تعلم بدون تعلیم الله تعالیٰ ٥	مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوئے :

۱۱۱۔ علامہ بیجوری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں :۔

لم یخرج صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ الله تعالیٰ بھذہ الامور ای الخمسہ ٥	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دُنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیدیا :

۱۱۲۔ علامہ شنوانی نے جمع النہایہ میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ :۔

قد ورد ان الله تعالیٰ لم یخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل شیئ ٥	بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا :

۱۱۳۔ حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبد العزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :۔

ھو صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیئ من الخمس المذکورۃ فی الاٰیۃ الشریفۃ و کیف یخفی علیہ ذالک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث	یعنی قیامت[۱] کب آئے گی، مینہ[۲] کب اور کہاں اور کتنا برسے گا، مادہ[۳] کے پیٹ میں کیا ہے، کل[۴] کیا ہوگا، فلاں[۵] کہاں مرے گا۔ یہ پانچوں غیب جو آیۃ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند و ایں وجہ وجیہ است۔

اس لیے بعض حالات پوشیدہ رہے، یہ بہترین توجیہہ ہے۔ (مترجم)

۱۰۵، ۱۰۶۔ امام قرطبی شارح صحیح مسلم پھر امام عینی بدر محمود:۔

۱۰۷، ۱۰۸۔ پھر امام احمد قسطلانی شروح صحیح بخاری پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث خمس لا یعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

فمن ادعی علم شئی منھا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ۔

یعنی تو جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شئے کے علم کا ادّعا کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے:

صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں۔ جب تو جو حضور کی تعلیم سے اُن کے علم کا دعویٰ کرے اس کی تکذیب نہ ہوگی۔

۱۰۹۔ روض النضیر، شرح جامع صغیر، امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے:۔

اما قولہٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ھو فنشر مانہ لا یعلمھا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالٰی فان ثمہ من یعلمھا وقد وجدنا ذالک لغیر واحد کما راینا جماعۃ علموا امتی یموتون وعلموا

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ بذاتِ خود اپنی ذات سے انہیں اللہ ہی جانتا ہے، مگر خدا کے بتائے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص

ای وقت وقوع القیمۃ من غیب الذی لا یظھرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذالك علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انّہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیمۃ ٥

یعنی قیامت کے واقع ہونے کا وقت اس غیب میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اگر کہا جائے کہ جب تم نے آیت کو علمِ قیامت پر محمول کیا تو کیسے اللہ نے فرمایا الا من ارتضیٰ من رسول باوجودیکہ یہ غیب اللہ کسی پر ظاہر نہیں کرے گا، ہم جواب دیں گے کہ قیامت کے قریب ظاہر کرے گا (ترجم)

اس نفیس تفسیر نے صاف معنے آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ وقتِ قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

۱۶ | علامہ سعد الدین تفتازانی، شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے کراماتِ اولیاء سے انکار اور ان کے شبہاتِ فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں:۔

الخامس وھو فی الاخبار بالمغیبات قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول خص الرسل بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء الجواب ان الغیب ھٰھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیمۃ بقرینہ السابق ولا یبعد

یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علمِ غیب کے بارے میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہو سکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو جب غیب پر اطلاع، رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت[1] نے جواب دیا کہ یہاں غیب

---

[1] فائدہ:۔ اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہلسنت سے ثابت ہوا کہ وہابیہ معتزلہ سے بھی

فکیف بالغوث فکیف بسیّد الاولین والاٰخرین الذی ھو سبب کل شئ ومنہٗ کل شئ۔

پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں حالانکہ حضور کی اُمت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث سے نیچے ہے۔ غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں اور پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شئے انہی سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :۔

۱۴ ابریز عزیز میں فرمایا :۔

قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علماء الظاہر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والواحد اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذہ الخمس ۝

یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں۔ علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا علم تھا دوسرا انکار کرتا ہے اس میں حق کیا ہے۔ فرمایا (جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہلِ تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے :۔

۱۵ تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ[۱] "عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول" فرمایا :۔

---

[۱] پ ۲۹ سورۂ جن ع ۵ آیت ۱۰۲ :

ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ او البشر فصح الاستثناء۔ عام نہیں (جس کے یہ معنے ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقاً اولیاء کے علوم غیب کی نفی ہو سکے) بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوع قیامت مراد ہے کہ (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے (تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی۔ نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے۔ اس پر اگر شبہ کیجئے کہ اللہ تو رسول کو استثناء فرما رہا ہے کہ ان غیبوں پر وہ مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو رسولوں کا بھی استثناء نہ رہے گا کہ یہ تو ان کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ ملائکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیینِ وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثناء کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے۔)

۱۱۷۔ امام قسطلانی، شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں:

لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی من یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ ۵ کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقتِ قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

بہت خبیث تر ہیں۔ معتزلہ کو صرف اولیاء کرام کے علوم غیب میں کلام تھا۔ انبیاء کے لیے مانتے تھے۔ یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہو گئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ائمہ اہلسنت انبیاء و اولیاء سب کے لیے مانتے ہیں۔ و للہ الحمد منہ ۱۲

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لیے راہ رکھی مگر یوں کہ اصالتہً انبیاء کو ہے اور اُن سے اِن کو ملتا ہے اور حق یہی ہے کہ آیہ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

۱۱۸، ۱۱۹۔ علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین، امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین، امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں:

الحق کما قال جمع ان اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعضٍ ○	یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دُنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا، اس سب کا علم حضور کو عطا فرما دیا، ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

۱۲۰۔ علامہ عثماوی، کتاب مستطاب عجب العجائب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں:۔

قیل انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھٰذا القیل ھو الصحیح۔	یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! یہ بطورِ نمونہ ایک سو بیس عباراتِ قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اس کے گھر کی طرح بفضلہٖ تعالیٰ تحت الثریٰ پہنچی ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ کل سے جز ہیں ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ و عظیمہ دیکھا ہوں تو فقیر کی کتاب "مالی الجیب بعلوم الغیب"[1] و رسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون[2] ملاحظہ ہوں کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے اور حُبِّ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چاند چمکتے اور تعظیمِ حضور کے سورج دمکتے اور نورِ ایمان کے تارے جھلکتے اور حق کے باغ لہکتے اور تحقیق کے پھول مہکتے اور ہدایت کے بلبل چہکتے اور نجدیت کے کوّے سسکتے اور وہابیت کے بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ان نصوصِ قاہرہ کے مقابل ادھر اُدھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص غیوب نقل کر لاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔

فقیر گذارش کر چکا کہ مسئلہ عموم و خصوص اُن اجماعات بعد کے امر چہارم میں معروض ہوئے علماء اہلسنّت کا خلافیہ[3] ہے۔ عامۂ اولیاء کرام و بکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم و مفاد احادیث حضور پرنور علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہے۔ اور بہت اہلِ رسوم جانبِ خصوص گئے اُن میں بھی شاید نرے متقشفوں[4] کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لیے اس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائر نفیسہ فقیر کے رسالے "انباء الحی ان کلام المصون بتیان لکل شئی"[5] میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں

---

[1] غیر مطبوعہ، مصنفہ (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)، [2] غیر مطبوعہ مصنفہ (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)، [3] اختلافی ہے۔

کیا ضرر ہم نے کیا دعوئے اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔
وہاں تم اپنی جہالت سے مدعی اجماع[1] تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے تو ہر طرح تم پر قہر کی مار ہے ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنون کا شعار[2] ہے۔
تم وہ[3] عبارتیں خصوص میں لاؤ! ہم سنو نصوص عموم میں دکھائیں گے پھر ظواہر[4] قرآن وحدیث و عامۂ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ان کا رب فرما چکا کہ علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما "سکھا دیا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے"
جسے اللہ بڑا کہے اسے گھٹائے کیونکر بنے ، اگر بفرض ، باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث وتصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔
اور اگر واقع میں وہ فضل الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمہارا معاملہ معکوس ہوا۔ فای الفریقین احق بالامن ، خیال کر لو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔
غرض یہاں چند پریشان عبارات خصوص کا سُنانا محض جہل ہے یا سخت مکر، کلام[5] تو اس میں ہے کہ تم اقوال بمعنی مرقوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک و کفر جڑ رہے ہو۔ گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو! صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے، علم محیط زمین ٹھہرا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) [4] مراد علماء ظاہر [5] تنگ نظر [6]

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] اجماع کے دعویدار [2] پہچان، علامت [3] یہ ترجیحات قائلان خصوص کے مقابل ہیں وہابیہ تو اجماعیات کے منکر ہیں [4] ان سے اس کا ذکر کیا کریں ۱۲ [5] گفتگو، بحث ؛

دیا۔ پھر اسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکمِ شرک پھنسا دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصّہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علمِ محیط سے کروڑہا کروڑ درجوں بڑا ہے پھر ما کان و ما یکون کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمہ دین و علمائے معتمدین میں گزریں اس کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصّہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو بدموں سنکھوں کا فروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔

یونہی تمہارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا[1] پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد مبارک کی اطلاع پر اچھلا تھا ان امام جی نے ایک پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک اُگل دیا۔

---

[1] مولوی اسمٰعیل دہلوی، تقویت الایمان ص ا مطبوعہ آرمی پریس دہلی۔

تمام علمأ اولیاأ، صحابہ، انبیاأ وہابیوں کی تکفیر کا نشانہ

اب دیکھئے کہ گنگوہی جی، اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، علماء و محدثین و فقہاء و مفسرین و متکلمین و اولیاء و صحابہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو کافر بنا دیا[1] انہیں کو گنئے جن کے اقوال و ارشادات اس مختصر میں گذرے۔

١- شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
٢- مولانا ملک العلمأ بحر العلوم
٣- علامہ شامی صاحب رد المحتار
٤- ائمہ اہلسنّت و مصنفان عقائد
٥- شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی۔
٦- علامہ شہاب الدین خفاجی
٧- امام فخر الدین رازی
٨- علامہ سید شریف جرجانی
٩- علامہ سعد الدین تفتازانی
١٠- علی قاری مکّی
١١- امام حجر بن مکّی
١٢- علامہ محمد زرقانی
١٣- علامہ عبد الرؤف مناوی
١٤- امام احمد قسطلانی
١٥- امام قرطبی
١٦- امام بدر الدین عینی
١٧- امام بغوی (صاحب تفسیر معالم)
١٨- شیخ علاء الدین، علی بغدادی (صاحب تفسیر خازن)
١٩- علامہ بیضاوی
٢٠- علامہ نظام الدین نیشاپوری (صاحب تفسیر غرائب القرآن)
٢١- علامہ جمل (شارح جلالین)
٢٢- امام ابوبکر رازی (صاحب تفسیر انموذج جلیل)
٢٣- امام قاضی عیاض
٢٤- امام زین الدین عراقی (استاد امام

---

[1] اس مقام پر ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مکفر المسلمین کون ہے، علماء وہابیہ یا علمائے مسلمین؟ خداوند کریم اس کفری مذہب سے جملہ مسلمانان اہلسنّت و جماعت کو محفوظ فرمائے آمین (محشی)

ابن حجر عسقلانی)
۲۵۔ حافظ الحدیث احمد کا لجلباسی
۲۶۔ ابن قتیبہ
۲۷۔ ابن خلکان
۲۸۔ امام کمال الدین دمیری
۲۹۔ علامہ ابراہیم بیجوری
۳۰۔ علامہ شنوانی
۳۱۔ علامہ مدالبغی
۳۲۔ علامہ ابن عطیہ
۳۳۔ علامہ عثماوی
۳۴۔ امام ناصر الدین سمرقندی
(صاحب ملتقط)
۳۵۔ علامہ بدرالدین محمود بن اسرائیل
(صاحب جامع الفصولین)
۳۶۔ شیخ عالم بن صاحب تاتار خانیہ
۳۷۔ امام فقیہہ صاحب فتاویٰ حجہ
۳۸۔ امام عبدالوہاب شعرانی
۳۹۔ امام یافعی
۴۰۔ امام اوحد ابوالحسن شطنوفی
۴۱۔ امام ابن حاج مکی
۴۲۔ امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف
۴۳۔ حضرت مولانا جامی
۴۴۔ حضرت مولوی معنوی
۴۵۔ حضرت سیّد عبدالعزیز دبّاغ
۴۶۔ حضرت سیّدی علی خواص
۴۷۔ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین
۴۸۔ حضرت خواجہ عزیزان رامتینی
۴۹۔ حضرت شیخ اکبر
۵۰۔ حضرت سیّدی علی وفا
۵۱۔ حضرت سیّدی رسلان دمشقی
۵۲۔ حضرت سیّدی ابوعبداللہ شیرازی
۵۳۔ حضرت سیّدی ابوسلیمان دارانی
۵۴۔ حضرت قطب کبیر سیّد احمد رفاعی
۵۵۔ حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم
۵۶۔ حضرت امام علی رضا
۵۷۔ حضرت امام جعفر صادق
۵۸۔ حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار
۵۹۔ امام مجاہد
۶۰۔ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس
۶۱۔ حضور سیّدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ
۶۲۔ عامۂ صحابہ کرام
۶۳۔ حضرت خضر بلکہ
۶۴۔ حضرت موسیٰ شخاں
۶۵۔ بلکہ (خاک بدہن دشمناں) خود حضور
سیّد الانبیاء (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
۶۶۔ بلکہ (لعنۃ اللہ علی الظلمین) خود اللہ

ربّ العلمین ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]

یہ گنتی ہیں تو چھیا سٹھ اور ان میں ائمہ اہلسنّت، مصنفان عقائد جن کا حوالہ علامہ شامی نے دیا اور ائمہ اطہار جن کا حوالہ علامہ سیّد شریف نے اور تمام صحابۂ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی و علامہ زرقانی نے دیا، سب خود جماعتیں ہیں[2]۔

اور ہے یہ کہ جب اللہ و رسول تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن و انس و مَلک تمام مومنین سب ہی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے ۔

ان بے دینوں کا تماشہ دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہہ دیا (گویا جہاں انہیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا (گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے ان کا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا)

اور خود یہ حالت کہ اشقیاء نہ علما کو چھوڑیں نہ اولیاء کو نہ صحابہ کو نہ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ جناب کبریا (عز جلالہ) کو، سب پر حکم کفر لگائیں اور خود ہٹے کٹے مسلمانوں کے نیچے بنے رہیں ۔ الا لعنۃ اللہ علی الظلمین[3]

ہاں ہاں وہابیو! گنگوہیو! دیوبندیو! تھانیو! دہلویو! امرتسریو! بات کے بچے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کر کے مُنہ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں، ہاں شاہ ولی اللہ سے لیکر فقہاء، محدثین، مفسرین، متکلمین، اکابر علماء، اکابر علماء سے لیکر اولیاء، اولیاء سے لے کر انبیائے عظام، انبیائے عظام سے لے کر سیّد الانبیاء، سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں۔

اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دو چار، دس، بیس عبارات تخصیص دکھانے،

---

[1] عنقریب ظالم جانیں گے کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں، پ ۱۹ سورۃ الشعراء ع ۱۵ آیت ۲۲۷۔
[2] جن کی تعداد خدا ہی جانے [3] ترجمہ، خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت ۔

کروٹیں بدلنے، کہنے، مکرنے، اڑے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا۔

یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہو گیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہے، مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن، کن پاک مبارک دامنوں سے وابستہ ہے۔ احمد رضا کا سلسلہ اعتقاد، علماء، اولیاء، ائمہ صحابہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رب العٰلمین تک مسلسل ملا ہوا ہے۔ والحمد للہ رب العٰلمین ؎

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا ہے: ؎

رومی سخن کفر نگفتست و نگوید، منکر مشویدش

کافر شود آنکس کہ بالکار بر آمد، مردود جہاں شد[1]

اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمہاری آگ کا لوکا، کہاں تک پہنچا جس نے علمائے اولیاء و ائمہ و صحابہ و انبیاء و مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و حضرت کبریا جل وعلا سب پر معاذ اللہ وہی ملعون حکم لگا دیا۔ اور "کافر شود مردود جہاں شد" کا تمغہ لیا۔

پھر کیا تمہاری یہ آگ اللہ و رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ضرر پہنچائے گی؟ حاش للہ بلکہ تمہیں کو جلائے گی اور یہ تو یہ مرے تو ان شاء اللہ القہار، ابد الآباد تک "ذق انک انت الاشرف الرشید" کا مزہ چکھائے گی۔

پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ و اولیاء و محبوبان خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں۔ انہوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے۔ ابلیس کی وسعت علم تمہارے کلیجے کا سکھ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی۔ براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے۔

---

[1] رومی نے کفر کی بات نہیں کہی ہے اور نہ کہے گا۔ اس کے منکر مت ہو۔ کافر وہ شخص ہوتا ہے جس نے انکار ظاہر کیا، مردود جہاں ہو گیا۔ ۱۲ مترجم

انہوں نے یہ تو کہا نہیں، لے کر چلے وسعتِ علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑ دو کہ "شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے۔

یہاں تک تو تم پر آسانی تھی مگر خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر[1] ہو گی۔ کاذب تو کہہ دیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی۔ اور سب سے بڑھ کر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے، جسے وہابیہ کے لیے سانپ کے مُنہ کی چھچھوندر کہئے تو بجا ہے۔ نہ اُگلتے بنتی ہے نہ نگلتے، وہ کہہ کر چل بسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے غلاموں، عارفوں پر ہر چیز روشن ہے۔ وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں۔ وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اس وقت خبر رکھتے ہیں۔ کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا کفر شرک بلکہ تمہاری اندھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاویٰ حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ ولی اللہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انہیں کافر نہیں کہتے تو غریب سُنّیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر دل کڑا کر کے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بے چاری کا کٹھم ناٹھ ہو گیا۔

ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انہیں کے گیت گائیں۔ انہیں کو امام و مقتدا و پیر و پیشوا و حکیم اُمّت و صاحب وحی و عصمت مانیں کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے، شاہ صاحب کے معتقد و مداح بنتے تھے تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافران کہن۔

اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبّت ہے کہ کسی پہلو چلو، کوئی روپ بدلو وہ ہیر پھیر کر تمہارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے ؎

---

[1] جناب گنگوہی صاحب کو ٹیڑھی کھیر کا واقعہ خوب حفظ ہو گا۔ ۱۲ وحید اللہ عفی عنہٗ

گر براند نرود در برود باز آید
مگس کفر بود خال رُخ وہابی [۱]

كذالك العذاب ولعذاب الاٰخرة اكبر، لو كانوا يعلمون [۲] ہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا
ومولٰنا محمّد وّاٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین
والحمد للہ رب العٰلمین

زیادہ نیاز
فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہٗ
از بریلی ۱۴ ربیع الاوّل شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ
علیٰ صاحبہا واٰلہٖ افضل
صلوٰۃ وتحیۃ اٰمین

---

[۱] اگر بھگائے تو نہیں جاتی اور اگر جائے تو لوٹ آتی ہے، کفر کی مکھی وہابی کے چہرے کا تل ہے [۲]

تمہیدِ ایمان من آیاتِ قرآن

تصنیف

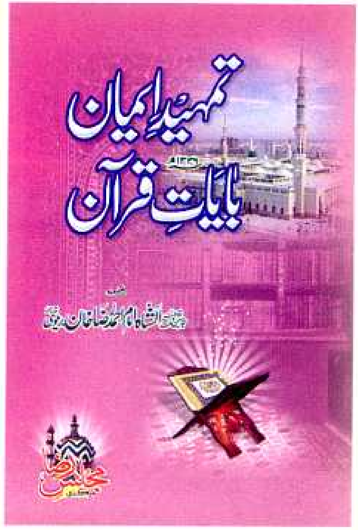
امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

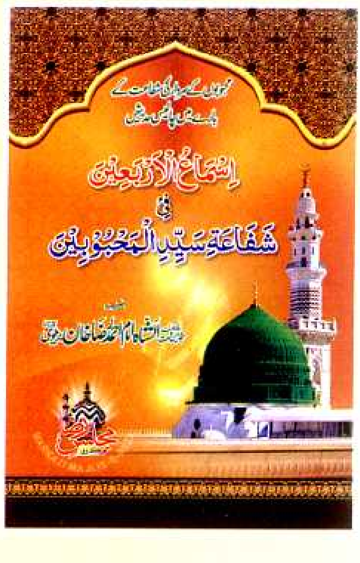
مرکزی











19-B جاوید پارک شادباغ لاہور